

# فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل

داخلہ نمبر ۳۷۸۸

مخطوطہ نمبر ۲۲

نام کتاب: تحقیق التعلیم فی الترقیۃ والتفخیم - فن تجوید

تقطیع:  $\frac{4 \times 8}{2 \times 4}$  سطر فی صفحہ ۱۷ حجم ۵ ورق

مصنف: بران الدین و تقی الدین ابواسحاق و ابو محمد ابراہیم بن عمر بن ابراہیم بن خلیل الجبیری

التخلیلی المعروف بابن البراح شیخ التخلیل المتولد ۶۳۰ التوفی ۷۲۲ھ

کاتب: داؤد بن سلیمان الخزتاوی (مصری) المالکی

سن کتابت: ۳ رمضان ۱۱۲۳ھ خط نسخ

کاغذ: دستی قطنی مسحوق مصری روشنائی حنطی عنوان سرخ رنگ

زبان: عربی نظم

اس منظومہ کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے -

بحمد الہی ابتدی باری البری تعم مزایا بترہ البحر والثری

اور آخری شعر یہ ہے -

محمد المہدی والال وصحبہ وتابعہم ملاح صبح واسفرا

یہ نسخہ یوم دو شنبہ ۳ رمضان ۱۱۲۳ھ کا لکھا ہوا ہے جس نسخہ سے یہ نقل کیا گیا ہے اس پر

یہ عبارت درج ہے:

وجد بطرة الاصل مرتوم قوبل بالاصل فصع بحمد الله وعمونه وحسن توفيقه

لاثنی عشرة بقیت من شوال سنة احدى وثمان مائة على يد ابراهيم بن سليمان

اور یہ بھی لکھا ہوا ہے :

و وجد ايضا وكان الفراغ من قرأتها على شيخنا سيف الملة والحق والدین الی بکر بن اید غدی الشلمیر بابن الجندی رحمه الله لیوم الخیس الثالث والعشرون من ذی الحجة سنة ثلاثا وسبعین وتسعائة عن مولانا اجازة رحمة الله علیهم جمیعہم اجمعین۔

سرورق پر ایک دوسری تحریر یہ ملتی ہے :

فی نوبة الفقیر لله تعالیٰ جلال الدین الکتبی ۳۔ محرم الحرام ۲۰۶ھ من العجربة النبویة

کاتب نے آخر میں اپنا نام داؤد بن سلیمان الخرباوی دمصری، المالکی لکھا ہے۔ اور وقت

فراغ کتابت یہ لکھا ہے :

وكان الفراغ من نسخها بعید الظہر من یوم الاثنین المبارک ثالث شهر رمضان

المعظم من شهر سنة اربع وعشرین ومائة والفاء من العجربة النبویة علی صاحبها

افضل الصلوة والسلام۔

فن تجرید وقرأت میں ایک اہم مسئلہ تفخیم وترقیق کا بھی ہے یعنی کس جگہ کس حرف کو موٹی اور پُر آواز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔ اور کس جگہ ہلکی آواز میں ادا کیا جانا ضروری ہے۔ مثلاً س، ا، ج، ب مفتوح ہو تو عموماً موٹی آواز میں ادا کی جاتی ہے۔ اور جب مکسور یا ساکن ہو تو عموماً رقیق یعنی ہلکی آواز میں ادا کی جاتی ہے۔ اسی طرح لام اسم ذات "اللہ" میں ہمیشہ بالتفخیم ادا کیا جاتا ہے۔ اور لام لتعلیل جب فعل پر واقع ہو تو بہت ہلکی آواز میں ادا کیا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ تفخیم وترقیق کا مسئلہ فن تجرید کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اس منظومہ کے مصنف نے ایک قصیدہ الفیہ کے ذریعہ اس مسئلہ کو قرآن مجید کی متعدد مثالوں کے ساتھ سمجھایا ہے ترقیق و تفخیم کی حقیقت بتائی ہے۔ علماء قرأت کے اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ اور بڑی روان نظم میں اس پورے مسئلے کو اس طرح پیش کر دیا ہے کہ ایک طالب علم تھوڑی محنت سے اس نظم کو یاد کر سکتا ہے۔ اشعار کی جملہ تعداد ۱۲۵ ہے۔

مصنف جن کا پورا نام اوپر ذکر کیا جا چکا ہے، آٹھویں صدی ہجری کے مشاہیر علماء میں سے ہیں۔ فرات کے کنارے ایک گاؤں میں ۶۴۰ھ میں پیدا ہوئے اور بانوے برس کی عمر میں شہر خیلیل میں ۷۳۲ھ

میں وفات پائی۔ انھوں نے بغداد، دمشق وغیرہ میں تعلیم حاصل کی اور مختلف مقامات پر مقیم رہے۔ بالآخر شہر خلیل میں آئے اور چالیس سال یہاں مقیم رہنے کے بعد ۷۳۲ھ میں یہیں وفات پائی۔

آپ کا شمار ان مصنفین میں ہوتا ہے جنہوں نے سویا اس کے قریب کتابیں لکھیں۔ ان کی بعض کتابیں ضخیم ہیں۔ لیکن زیادہ تر کتب مختصر رسائل کی صورت میں ہیں۔ کچھ ان کی اپنی نظموں کی شروح ہیں۔ کچھ دوسرے مصنفین کی فن تجوید پر لکھی ہوئی کتابوں کی شروح یا ان پر حواشی ہیں۔ ان کی ایک منظوم کتاب "تدمیث التذکیر" جرمنی میں ۱۹۱۰ء میں چھپی تھی۔ ان کا دیوان "دیوان الجعبری" کے نام سے ۱۳۲۴ھ میں قاہرہ میں طبع ہوا۔

انھوں نے فن تجوید کے علاوہ علم حدیث اور تذکرہ رطاقہ پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کا تفصیلی تذکرہ امام ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "در الکافی فی اعیان المائۃ الثامنہ" ج ۱ ص ۵۵ طبع حیدرآباد میں اور المسبکی تاج الدین نے طبقات الشافعیہ الکبریٰ ج ۶ ص ۸۷ طبع قاہرہ ۱۳۲۴ھ میں کیا ہے۔ جہاں تک ہمارے علم کا تعلق ہے۔ زیر نظر منظوم تحقیق التعليم کتابی شکل میں طبع نہیں ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی مجموعہ میں یہ اشعار طبع ہو چکے ہوں۔ لیکن الگ کہیں نظر نہیں آیا۔

ہمارے کتب خانہ میں پایا جانے والا نسخہ مکمل اور عمدہ حالت میں موجود ہے۔ باسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسے طبع کر دیا جائے۔ شاید تصحیح و طباعت کے مرحلے میں دوسرے نسخے کی ضرورت درپیش نہ ہو۔



داخلہ نمبر ۸۸ ۳۷

○ مخطوطہ نمبر ۲۲/۲

- نام کتاب: الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت - فن حدیث
- تقطیع:  $\frac{4 \times 8}{7 \times 4}$  حجم: ۶ صفحات سطر فی صفحہ ۱۷
- مصنف: حجۃ الاسلام حافظ جلال الدین السیوطی المتوفی ۸۹۱ھ
- کاتب: داؤد بن اسماعیل النخربتاوی المالکی۔
- خط: نسخ کاغذ دستی قطنی، مسحوق، مصری۔
- روشنائی: حنطی، عنوان سرخ رنگ زبان عربی نثر

آغاز :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

اختتام :

وہذا آخر رسالۃ الثبوت فی ضبط الفاظ القنوت للمحافظة لجلال الدین السیوطی  
عمت برکاتہ فی الدنیا والآخرۃ ونفعنی والمسلمین والدی واخوانی ومن قرأ فی  
ہذا الرسالة ودعا لی ولہم بالمغفرة ببرکتہ وبرکۃ علومہ والفاہ الطاهرة بہنہ  
وکرہمہ وقد تجز علیہا لنفسہ ولمن اراد اللہ تعالیٰ ان یمکھا انفق عباد اللہ الیہ  
داؤد ابن سلیمان الخزینادی عفی عنہ .

مصنف کے بہت سے رسائل میں سے یہ ایک عربی نثر میں مختصر رسالہ ہے جس میں انہوں نے  
دعائے قنوت کے الفاظ کی تحقیق کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلفظہ جو دعائیں مروی  
ہیں ان میں سب سے اونچا مرتبہ تشہد کو حاصل ہے، اور دوسرا درجہ دعائے قنوت کا ہے۔ بقیہ  
دعائیں تیسرے درجے میں شمار ہوتی ہیں۔ اس لئے علماء نے تشہد اور قنوت کے الفاظ کی  
روایات کو ضبط کیا اور ان کی ترتیب و تلفظ کی تحقیق کی ہے۔

اس موضوع پر ہر زمانہ میں علماء نے کافی توجہ دی اور زیر نظر رسالہ اس سلسلہ کی ایک کڑی  
ہے۔ بہت دن ہوئے یہ رسالہ مصنف کے مجموعہ رسائل میں طبع ہوا تھا۔ مگر اب نایاب ہے۔  
اس لئے دوبارہ طباعت مفید ہوگی۔

